الفصل (۴)

حضرت فاطمہ زہرا (ع)

کے فضائل و مناقب

کے بارے

میں

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے مناقب

حدیث قدسی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے فاطمہ اپنی عزت و جلال اور علو شان کی قسم کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے میں نے اپنی ذات [illegible] پر یہ فرض کیا ہے کہ تم سے محبت کرنے والے جو بھی ہوں انھیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھوں اور تمہاری عترت کے دوستوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤں۔ [1]

حضرت رسول خدا ص نے فرمایا: اے فاطمہ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو برحق نبی ص بنا کر بھیجا جنت تمام خلایق پر اس وقت تک حرام رہے گی کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور میرے بعد تم پہلی ہستی ہو کہ جو جنت میں داخل ہو ؤ گی۔ اے فاطمہ تمہیں مبارک ہو۔ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو برحق مبعوث کیا ہے تم جنت میں جانے والی خواتین کی سیّدہ ہو۔

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو برحق مبعوث کیا ہے۔ دوزخ کی آگ شعلہ ور ہے۔ اور وہ بڑی شدت سے بھڑک رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی دوزخ کی آگ سے خطاب کر کے فرمائے گا اے آگ خبردار تجھ کو جبار تعالیٰ کا حکم ہے میری عزت و جلال کے واسطے ذرا ٹھہر جا اور اپنی شعلہ وری کو ایک جگہ پر روک لے۔

---

[1] سفینہ بحار ج ۲ ص ۳۷۵۔

"فاطمہ بنت محمد (ص) کی سواری کو گزر جانے دے"۔ اور جب تک ان کی سواری جنت میں داخل نہ ہو جائے تیرے شعلے اس وقت تک بلند نہ ہوں۔ یہ وہ ذات والا صفات ہے کہ جس کے واسطہ بس عزت و جلال ہے۔ اور بلند و ارفع مقام ہے۔

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے۔ بے شک حسن اور حسین (ع) ضرور ضرور جنت میں جائیں گے۔ اس طرح کہ امام حسن (ع) تمہاری دائیں جانب ہوں گے اور امام حسین (ع) تمہاری بائیں طرف ہوں گے۔ اور تم فردوس بریں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بلند و بالا مقام پر پہونچو گی اور لوائے حمد علی بن ابی طالب (ع) کے ہاتھ میں ہوگا اور جس کو تم چاہو گی وہ لواء حمد کے زیر سایہ ہوگا اور جس کو تم چاہو گی بس اسی کی چاہت ہوگی۔ اور اسی کی عزت ہوگی۔

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو نبی ص بنا کر بھیجا ہے میں خود روز محشر تمہارے دشمنوں کا دشمن ہوں اور جن لوگوں نے تمہارے حق کو غصب کیا ہے۔ ان سب کو سزا دی جائے گی۔ جن لوگوں نے تم سے مودت نہیں کی ہے اور میری ذات کی طرف کسی چیز کی انہوں نے جھوٹی نسبت دی ہوگی اور انھیں اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے انھوں نے خود سے کوئی چیز گڑھ لی ہوگی۔ اور اس وقت میں یہ کہوں بھی کہ یہ میری امت کی فرد ہیں۔ اور میری امت ہیں۔ تو جواب ملے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے تمہارے بعد اپنا دین بدل ڈالا تھا۔ اور اب دوزخ کی طرف روانہ ہیں۔ لے

لے بحار ج ۲۲ ص ۴۹۱۔

حضرت رسول خدا ص نے فرمایا۔

جب حضور اکرم (ص) کی رحلت کا وقت قریب ہوا۔ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کا دست مبارک حضرت علی (ع) کے ہاتھ میں دیا۔ اور فرمایا اے ابوالحسن (ع) یہ فاطمہ (ع) اللہ کی امانت ہیں اور اللہ کے رسول محمد ص کی ودیعت ہیں۔ بس ان کی ذات میں اللہ اور اس کے رسول کی قربت اور قرابت کی حفاظت کرنا۔ اور بے شک تم ایسا ضرور کروگے۔

اے علی خدا کی قسم یہ فاطمہ زہرا (ع)

"سیدۃ نساء الجنۃ من الاولین والآخرین"۔

جنت میں جانے والی ہر خاتون کی سردار ہیں۔ پہلی امتوں میں سے بھی اور میری امت کی بھی یہی سیدہ ہیں۔

خدا کی قسم یہ فاطمہ مریم کبریٰ (ع) ہیں اور اس وقت تک کوئی لمحہ اور دقیقہ ایسا نہیں گزرا ہے کہ جب میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور فاطمہ (ع) کے حق میں دعا نہ کی ہو۔ سوال نہ کیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ میرے ہر سوال پر اس نے مجھ کو عطاؤں سے نوازا ہے۔ اے علی میں نے جو کچھ فاطمہ زہرا (ع) کے حق میں تمہیں وصیت کی ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اور انجام دو۔ اور میں نے فاطمہ (ع) کو بھی ان باتوں کا حکم دیا ہے کہ جو حضرت جبرئیل (ع) نے مجھ کو بتائی ہیں۔

خدا کی قسم اے فاطمہ (ع) جب تک تم کسی سے خوشنود نہ ہو جاؤ گی میں بھی اس سے خوشنود نہیں ہوں گا۔

خدا کی قسم جب تک تم کسی چیز سے راضی نہیں ہو جاؤ گی میں بھی

اس چیز سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا۔

خدا کی قسم جب تک تم کسی سے خوش نہیں ہو جاؤ گی میں بھی اس سے خوش نہیں ہوں گا۔

حضرت سرور دو عالم صؐ نے اپنی وفات کے ہنگام فرمایا !

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اور جس نے مجھ کو برحق مبعوث کیا ہے۔ تمہارے رونے پر زمین اور آسمان روئیں گے اور عرش رحمان اور آسمانوں میں اور زمین پر جتنے بھی فرشتے ہیں اور جو چیز بھی موجود ہے۔ وہ سب تمہارے ساتھ گریہ کریں گے۔ لے

حضرت رسول خدا صؐ نے فرمایا :

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میری بیٹی وہ ہے کہ جو روز حشر قیامت میں اس ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گی کہ جس کا سر خوف خدا اور خشیت الٰہی سے ہوگا۔ اور جس کی آنکھیں اللہ کے نور سے، پیشانی جلال خدا۔ گردن عزت خدا سے مہار۔ رضوان الٰہی سے اور اس کی دم خدا کے تقدس سے اس کے پیر مجد الٰہی سے ہوں گے اور جب وہ چلے گا تو خدا کی تسبیح پڑھے گا۔ اور اگر بولے گا تو خدا کی تقدیس کرے گا۔ اس پر نور سے بنی عماری ہوگی۔ اور اس عماری میں جاریہ انسیہ اور حوریہ عزیزہ ہوگی۔ اس کی سرشت میں خلقت کے تین عناصر جمع ہوں گے۔

لے بحار ج ۲۲ ص ۴۹۱ — ۴۸۴۔

۱۔ مشک اذفر۔ اس کے وسط میں عنبر اشہب ہوگا۔ اور آخر میں زعفران سرخ ہوگا۔ آب حیات سے اس کا خمیر ہوگا۔ اگر اس کا تھوک سات سمندروں میں گر جائے تو سمندروں کا کھاری پانی میٹھا ہو جائے اگر دنیا میں اس کا جلوہ ہوتا تو سورج اور چاند ماند پڑ جائے۔

حضرت جبرئیل (ع) ان کی دائیں جانب اور میکائیل بائیں سمت ہوں گے۔ حضرت علی (ع) ان کے آگے اور حسن اور حسین (ع) پیچھے ہونگے۔ اے علی خدا کے واسطہ اچھی طرح میری بیٹی کی حفاظت کرنا۔ وہ قیامت میں عرصہ محشر میں آئے گی۔ اس وقت اللہ کی طرف سے یہ ندا، دی جائے گی اے گروہ خلائق اپنی آنکھوں کو بند اور نظروں کو نیچے کر لو۔ یہ بی بی فاطمہ زہرا بنت محمد صؐ تمہارے پیغمبر صؐ کی صاحبزادی۔ اور تمہارے امام کی زوجہ اور حسن اور حسین (ع) کی والدہ گرامی ہیں۔ وہ صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہوں گی اور جب وہ جنت میں داخل ہو جائیں گی وہاں اللہ تعالیٰ کی بخشش کرامت اور عنایت کو ملاحظہ کریں گی اس وقت وہ بے ساختہ فرمائیں گی :

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور۔ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب" لے

خدا کی فراوان اور بے شمار نعمتوں کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کریں گی۔

لے الفاطر ۳۴ — ۳۵۔

اور کہیں گے حمد بس خدا کے لئے ہے۔ اس نے ہمارے تمام رنج وغم دور کر دئے اور بے اندازہ ہم کو خوشی عطا فرمائی ہے۔ بے شک ہمارا خدا بڑی بخشش اور عطا والا ہے۔ اس خدا کا شکر کہ جو اپنے لطف و کرم سے ہم کو بہشت دائمی میں لایا اور یہاں ہمارا مسکن قرار دیا۔ یہاں ہم کو کسی طرح کا رنج وغم نہیں پہونچے گا۔ اور یہاں کسی طرح کی خستگی وتھکن اور کمزوری کا احساس بھی نہیں ہوگا۔

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فاطمہ زہرا (ع) کے تئیں وحی نازل فرمائی اور فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو۔ تم جو بھی چاہو گی وہ عطا کیا جائے گا۔ تم مجھ سے جو بھی خواہش کرو گی، میں تمہیں خوش کروں گا۔ اور تم کہو گی۔ اے پروردگار تو میری خواہش ہے۔ تیری رضا اور خوشنودی میری مراد ہے تیری بارگاہ میں یہی سوال اور التجا ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والوں اور میری عترت کو دوست رکھنے والوں کو عذاب نہ کرنا۔ [1]

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو کرم اور بزرگی کے ساتھ مبعوث فرمایا اور مجھ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ میں نے اپنی طرف

---

[1] ''تاویل الآیات'' ج ۲ ص ۸۴۴۔ یہ حدیث سلمان فارسی کی درخواست کے جواب میں حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمائی! سلمان فارسی نے عرض کیا اللہ کے واسطے سے درخواست کرتا ہوں کہ روز قیامت میں حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے فضائل بیان فرما دیں۔

سے فاطمہ کا عقد نکاح نہیں پڑھا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے عرش اعظم پر ان کا عقد نکاح منعقد کیا ہے جب علیؑ راضی ہو گئے تو میں راضی ہوا۔ اور جب میں راضی ہوا تو علی بھی راضی ہوئے۔ اور میں اس وقت تک راضی نہیں ہوا کہ جب تک فاطمہ راضی نہیں ہو گئیں۔ اور خدا کی خوشنودی کے لئے فاطمہ (ع) بھی خوش ہیں۔ جب رب العالمین کی مشیت اور خوشنودی اسی میں ہے تو ہم سب اس خدائی پیوند اور رشتہ سے خوش ہیں۔ ہم خوش اور ہمارا خدا خوش، ہمارا خدا خوشنود تو ہم خوش ہیں۔ [1]

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

فرشتے اور ملائکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی عزت و جلال کی قسم یاد کرتا ہوں میں روز قیامت تک کی تمہاری تسبیح اور تقدیس کا ثواب اس خاتون اور اس کے بابا جان اور شوہر نامدار اور فرزندوں سے محبت کرنے والوں کے نام وقف کرتا ہوں۔ [2]

حضرت امام جعفر صادق اپنے بابا جان (ع) کی زبانی اور وہ اپنے جدّ بزرگوار (ع) سے اس حدیث کو بیان فرماتے ہیں۔

ایک روز حضرت رسول خداؐ تشریف فرما تھے۔ اور حضور سرور دو عالمؐ کے سامنے حضرت علی و فاطمہ و حسن اور حسین (ع)

---

[1] ملحقات! احقاق الحق ج ۱۸ ص ۱۷۴۔

[2] عوالم العلوم ج ۱۱ ص ۶۔

بیٹھے تھے۔

حضرت پیغمبر ؐ نے فرمایا: اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے برحق مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس زمین پر اللہ کی کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے کہ جو اللہ کی بارگاہ میں ہم سے بڑھ کر محبوب اور محترم ہو ؎۱

ام المومنین عائشہ کہتی ہیں: اس ذات اقدس کی قسم کہ جو "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ میں نے ایک روز دیکھا کہ فاطمہ زہرا (ع) راستہ چل رہی ہیں میں نے بڑے غور سے دیکھا۔ تو دیکھا کہ بالکل اپنے بابا جان کی طرح راہ چلتی ہیں۔ اور رفتار کی شان میں ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ حضور سرور دو عالم ؐ نے فرمایا۔ میری بیٹی شاد باش مرحبا۔ تم سیدۂ نساء عالمین ہو۔ قیامت میں تم خاتون جنت ہو ؎۲

حضرت رسول خدا ؐ نے ارشاد فرمایا:

اے میری پارہ جگر۔ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے مجھ کو برحق پیغمبر ؐ بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے اس شخص کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے کہ جو دنیا میں بھی سید و سردار ہے اور آخرت میں بھی سید و سردار ہے۔ ؎۳

حضرت رسول خدا ؐ نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم کہ جس نے برحق مجھ کو نبی ؐ بنا کر بھیجا ہے "انک سیدۃ نساء العالمین"۔

۱؎ "بحر المعارف" ص ۴۸۷۔

۲؎ المجالس السنیہ ج ۲ الجزء ۵ ص ۶۳۔

۳؎ المناقب ابن مغازلی ص ۳۹۹۔

تم بے شک تمام جہان کی عورتوں کی سیدہ ہو۔

جناب ابو ایوب انصاری کہتے ہیں:

حضرت پیغمبر بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ زہرا (ع) خدمت میں آئیں اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔

حضور اکرم ؐ نے فرمایا اے میری لخت جگر فاطمہ (ع) خدا کی رحمت اور کرم سے تمہاری شادی اس شخص کے ساتھ ہوئی ہے کہ جو سب سے پہلا مسلمان اور سب سے بڑا عالم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کے مردوں میں سے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے مجھ کو انتخاب فرمایا پھر دوسری مرتبہ تمام عالم کے مردوں میں اس نے تمہارے شوہر کا انتخاب فرمایا۔ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ تمہاری شادی۔ ان کے ساتھ کروں۔ اور انہیں کو اپنا وصی قرار دوں۔

اے میری بیٹی ہم میں سے ہیں افضل الانبیاء، اور وہ تمہارے بابا جان ہیں۔ اور ہم ہی میں سے ہیں سید الاوصیاء (ع) اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہم ہی میں سے ہیں "سید الشہداء" اور وہ حضرت حمزہ تمہارے بابا جان کے چچا جان ہیں۔ اور ہم ہی میں سے وہ شہید بھی ہے کہ جو ملائکہ مقرب کے ساتھ جنت میں اڑان بھرتے ہیں اور وہ جعفر طیار ہیں تمہارے بابا جان ؐ کے چچا زاد بھائی۔ اور ہم ہی میں سے ہیں اس امت کے دو سبط۔ اور ہم ہی میں سے ہیں سید اشباب اہل الجنۃ الحسن والحسین " اور وہ تمہارے فرزند ہیں۔

اور اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں
میری جان ہے۔

ہم ہی میں سے ہیں اس امت کے امام مہدی (عج) اور وہ
تمہارے فرزند (ع) ہیں۔ لـه

حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:
حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے حق میں حکومت والوں نے جو کیا وہ کیا۔
حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے عمر بن خطاب پر غضبناک ہو کر فرمایا۔
اے خطاب کے بیٹے یہ مت سمجھنا کہ میری دعاء اور بد دعاء میں کوئی
اثر نہیں ہے۔ خدا کی قسم میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ
ستمگاروں کی پیبٹ میں کوئی بے گناہ مارا جائے اور تو بھی اس
بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر میں اللہ کو قسم دے کر کسی چیز کیلئے
کہوں تو پھر کوئی دیر نہیں ہوگی۔ ٢ـه

عیاشی کی روایت اس طرح ہے: جب ستمگار دستہ
حضرت علی (ع) کو رسی میں جکڑ کر دربار خلافت میں لے گیا۔ تو
فاطمہ زہرا (ع) گھر سے باہر نکلیں اور فرمایا: اے ابوبکر کیا تو میرے
شوہر کو قتل کر دے گا۔ اور مجھ کو رنجیدہ کرے گا۔ خدا کی قسم
اگر تم نے ابوالحسن (ع) کو نہیں چھوڑا۔ تو میں اپنے بالوں کو
پریشان کروں گی اور گریبان چاک کر کے اپنے بابا جان کی قبر پر

لـه ینابیع المودۃ ص ۴۳۶ ۔ منتخب الاثر ص ۱۹۲ ۔
٢ـه الکافی ج ۱ ص ۴۶۰ ۔ باب مولد الزہراء علیہا السلام ۔

جاؤں گی اور اپنے پروردگار سے فریاد کروں گی۔ اسی اثناء میں حضرت سلمان
فارسی (رض) بی بی (ع) کی خدمت میں پہونچ گئے۔ اے دختر رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کے بابا جان ص کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آپ
بیت الشرف میں واپس چلی جائیں۔ بی بی (ع) نے فرمایا: اے
سلمان یہ لوگ حضرت علی (ع) کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں اور اب
کاسہ صبر لبریز ہے۔ اب مجھ کو بابا جان کی قبر پر جانے دو اور وہاں
اپنے سر کے بالوں کو پریشان کرتی ہوں اور گریبان چاک کر کے فریاد کرتی
ہوں اپنے پروردگار سے ان جفا کاروں کی شکایت کرتی ہوں۔ سلمان فارسی
(رض) نے عرض کیا۔ بی بی مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں مدینہ زمین میں دھنس نہ جائے۔
اور قیامت سے پہلے ہی قیامت آ جائے۔ مجھ کو میرے مولا علی (ع) نے
آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کو بیت الشرف میں
پہونچا دوں۔ اور آپ اپنے ارادہ کو ترک کر دیں۔

فرمایا تو ٹھیک ہے میں ابوالحسن کی بات سنتی ہوں۔ اطاعت
کرتی ہوں اور صبر کر کے واپس گھر جاتی ہوں۔ لـه

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اے جابر اس روز (قیامت میں) حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے شیعہ
اور دوست اس طرح سے اُن مخدومہ (ع) کی خدمت میں آئیں گے کہ
جس طرح سے پرندہ خراب دانہ سے منہ موڑ کر اچھے دانہ کی طرف آتا ہے۔
دروازہ جنت پر حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے شیعہ اپنی مخدومہ کی خدمت میں

لـه بیت الاحزان محدث قمی۔ (رہ) ص ۸۷ - ۸۶ ۔

حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اپنی طرف التفات اور توجہ کرنے کی خواہش ایجاد کر دے گا اور جب وہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے میرے دوستو! تم میری طرف متوجہ ہو اور تمہاری شفاعت میرے حبیب کی لخت جگر فاطمہ زہرا (ع) کر چکی ہے۔ اس وقت شیعہ درخواست کریں گے پروردگار آج ہم اپنی قدر کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اے میرے دوستو! واپس جاؤ اور یہ دیکھو کہ محبت فاطمہ زہرا (ع) کی خاطر۔ تم سے کس کس نے محبت کی ہے؟

اور یہ دیکھو کہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی خاطر کس کس نے تمہیں کھانا کھلایا ہے۔

اور یہ دیکھو کہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی محبت کی خاطر کس کس نے تمہیں لباس پہنایا ہے۔ اور یہ دیکھو کہ کس نے حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی محبت کی خاطر تمہاری پیاس بجھائی ہے۔ اور یہ دیکھو کہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی محبت کی خاطر کس کس نے تمہاری پشت پیچھے تمہاری مدد کی ہے۔ ان میں ہر ایک کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں لے آؤ۔

حضرت امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں خدا کی قسم! شک کرنے والوں و کافروں اور منافقوں کے سوائے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ سبکو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (حدیث)

ابن عباس کہتے ہیں: خدا کی قسم حضرت فاطمہ زہرا (ع) کا مولا علی

؎۱ بحار الانوار ج ۴۳ ص ۶۵ اور ۱۰۱۔

کے سوائے کوئی کفو اور جوڑ کا پیوند نہیں تھا۔ ؎۱

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پروحی نازل کی اور اس نے حضرت محمد ص کے لہجہ میں گفتگو کی اور نو مولود کا نام حضرت فاطمہ (ع) رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فاطمہ میں نے تمہیں علم سے خلق کیا ہے اور عصمت و طہارت سے آراستہ کیا ہے اور تمہاری ولایت کا میثاق لیا گیا ہے۔ حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ زہرا (ع) کو علم سے خلق کیا ہے اور ان کی ولایت اور محبت کا افراد بشر سے میثاق لیا ہے۔ ؎۲

علامہ مجلسی (رہ) فرماتے ہیں:

حضرت امام محمد باقر (ع) کی حدیث میں حضرت فاطمہ زہرا (ع) سے اللہ کے خطاب میں اس طرح ارشاد ہے " وفطمتک بالعلم" یعنی تمہارے علم لدنی کے سبب سے تمہیں جہل سے دور رکھا ہے۔ اور تمہیں علم و عرفان کے چشمہ سے سیراب کیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) اپنی خلقت کے پہلے ہی مرحلہ میں عالمہ ربانی تھیں۔ ؎۳

اصبغ بن بناتہ کہتے ہیں: حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی لسان

؎۱ بحار الانوار ج ۴۳ ص ۶۵ اور ۱۰۱۔ ؎۲ الکافی ج ۱ ص ۴۶۰۔

؎۳ مرات العقول ج ۵ ص ۳۴۴۔

لسان الٰہی سے میں نے سنا ہے۔ " خدا کی قسم۔ میں ضرور بالضرور ایسی بات
کہتا ہوں کہ میرے سوائے کسی کو اس طرح کی بات کہنے کا حق نہیں ہے
اور اگر کوئی سرپھرا اس طرح کی بات کہے تو وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔
" میں نبی رحمت للعالمین کا وارث ہوں۔ میری زوجہ افضل النساء
عالمین (ع) ہیں۔ اور میں خود سید الاوصیاء، رب العالمین ہوں۔ ؎۱
" لقد صدقتَ یا امیرالمومنین (ع) روحی لک الفداء"
(مترجم)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:
خدا کی قسم میں نے حضرت فاطمہ زہرا (ع) کو کبھی رنجیدہ خاطر نہیں
کیا اور ایسا وقت بھی نہیں گزرا کہ جب بی بی (ع) کی کوئی بات پسند
نہیں کی ہو۔ یہاں تک کہ وہ رحلت فرما گئیں۔
اور انھوں نے بھی مجھ کو کبھی رنجیدہ خاطر نہیں کیا اور کسی بات
میں میری مخالفت بھی نہیں کی۔
اور جب میں آنحضرتا (ع) کے چہرۂ انور کی زیارت کرتا تو میرے
سارے دکھ اور غم دور ہو جایا کرتے۔ ؎۲

حضرت امیرالمومنین (ع) فرماتے ہیں:
خدا کی قسم۔ میں نے ان کے تمام امور سنبھالے۔ انھیں (ع)
میں نے ان کے پیراہن میں غسل دیا۔ خدا کی قسم وہ میمونہ تھیں، طاہرہ

؎۱ بحارالانوار ج ۴۳ ص ۱۴۳۔
؎۲ البحار ج ۴۳ ص ۱۳۴۔

تھیں۔ مطہرہ تھیں حضرت رسول خدا ؐ کے حنوط سے۔ جو کافور باقی تھا۔
میں نے اسی سے آنحضرت (ع) کو حنوط کیا۔ اور اس کے بعد کفن
پہنایا۔ اور ان کا آخری لباس اپنے ہاتھوں سے جب پہنا چکا تو ان کی
اولاد کو پکارا۔
" یا امّ کلثوم یا زینب یا فضہ یا حسن و یا حسین (ع) ھلمّوا
تزوّدوا من اُمّکم، فھذا الفراق واللقاء فی الجنّة"
اے ام کلثوم۔ اے زینب۔ اے فضہ۔ اے حسن۔ اے حسین
آؤ اپنی والدہ ماجدہ سے رخصت ہو لو۔ اور اب یہ فراق کی گھڑی
ہے۔ اور ملاقات تو جنت میں ہو گی۔"
امام حسن اور حسین (ع) آگے بڑھے اور دونوں بھائی رو رہے
تھے۔ اے افسوس ابھی ہم اپنے جد بزرگوار ؐ کے غم کو نہیں بھولے
تھے اور مادر گرامی بھی رحلت کر گئیں۔ یا ام الحسن یا ام الحسین (ع)
اب آپ ہمارے نانا جان سے ملاقات کریں تو ہماری جانب سے
نانا جان محمد مصطفیٰ ؐ کو ہمارا سلام کہہ دیں۔ اور ہمارا ایک پیغام بھی
پہنچا دیں کہ ہم آپ کے بعد زندہ ہیں اور اس دنیا میں ہماری
زندگی یتیموں والی زندگی ہے۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں
حضرت فاطمہ زہرا ؑ کے تابوت کو جنبش ہوئی۔ میت تابوت میں تڑپنے
لگی۔ بند کفن ٹوٹے دونوں ہاتھ کفن سے باہر آئے اور حسن اور حسین (ع)
کو سینۂ اقدس سے لگایا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہاتف غیبی نے
آسمان سے پکارا! اے ابوالحسن (ع) دونوں فرزندوں کو ماں
کے تابوت سے جدا کردو۔ خدا کی قسم ان کے رونے سے آسمانوں

کے فرشتوں کی صفوں میں کہرام بپا ہے۔ اب حبیب کو اپنے محبوب کا اشتیاق ہے۔

حضرت امیر فرماتے ہیں ! میں نے حسنین (ع) کو ماں کے سینہ سے جدا کیا اور چادر اڑھادی اور خود میں نے اس وقت یہ اشعار پڑھے۔

فراقكِ اعظم الاشياء عندی
وفقدكِ فاطم ادهی الثكول
سأبكي حسرة وانوح شجواً
على خل مضى اسنى سبيل
الا يا عين جودی واسعدينی
فحزنی دائم ابکی خليلی [1]

---

[1] بحار ج ۴۳ ص ۱۷۹ - ۱۸۰ -

وصل (۵)

حضرت فاطمہ زہرا (ع)

کے

مناقب

اہل سنت

کے

مسانید

میں

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے مناقب میں

نصر بن تراجم کا بیان ۔ نصر زیاد بن المندر وہ زاذان اور وہ سلمان فارسی (رض) کی زبانی بیان کرتے ہیں :

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا : یا سلمان :

"مَن اَحبَّ فاطمۃ ابنتی فھو فی الجنۃ معی ومن ابغضھا فھو فی النار"

اے سلمان ۔ جو میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرے گا وہ میرے ہی ساتھ جنت میں جائے گا ۔

اور جو میری بیٹی فاطمہ سے دشمنی کرے گا وہ دوزخ میں رہے گا ۔

اے سلمان ! فاطمہ کی محبت سو جگہ فائدہ پہونچائے گی ۔ سب سے آسان موت کی گھڑی ہے پھر قبر کی منزل ہے ۔ میزان ہے ۔ محشر ہے ۔ صراط ہے ۔ حساب ہے ۔

میری بیٹی فاطمہ (ع) جس سے خوشنود ہو گی میں بھی اس سے خوشنود ہوں ۔ اور جس سے میں خوش اسی سے میرا پروردگار بھی خوش ۔

اور جس سے فاطمہ ناراض ہوں ۔ میں بھی اس سے ناراض ہوں اور میں جس سے ناراض بس اس پر خدا کا غضب ہی ہے ۔ غضب خدا کا ۔

اے سلمان ! جو لوگ میری بیٹی کو ستائیں گے اور اس کے شوہر پر جو لوگ ستم ڈھائیں گے ان سب پر اللہ کا عذاب ہو گا ۔

اور اللہ کی لعنت ہو گی ان لوگوں پر کہ جو میری بیٹی (ع) کی ذریت آل و اولاد پر اور اس کے ظلم کریں گے شیعوں پر ۔ [1]

[2] بن عمر بن علی ۔ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد صاحب سے اور وہ اپنے جد بزرگوار سے اور وہ امام حسین سے اور وہ امام علی بن ابی طالب (ع) کی زبانی بیان کرتے ہیں ۔

کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فاطمہ زہرا (ع) سے فرمایا : "انّ اللہ یغضب بغضبک" [2] بیٹی تمہارے غضب سے اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں پر غضبناک ہوتا ہے ۔

زید بن علی ، وہ اپنے والد علی بن الحسین اور وہ اپنے والد حسین بن علی اور وہ اپنے والد علی بن ابی طالب (ع) کی زبانی بیان کرتے ہیں ۔

حضرت رسول خدا (ص) ہمارے گھر تشریف لائے اور دق الباب کیا ۔ اور فرمایا :

"السلام علیکم یا اہل بیت الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومنزل الملائکۃ یا بُنیّۃ انّ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اطلع علی الارض اطلاعۃ فاختار اباک فجعلہ نبیّا (ص)"

اے اہل بیت رحمت اور محل رسالت ۔ اور ملائکہ آسمان کی

---

[1] فرائد السمطین ج ۲ ۔ ص ۶۷ ۔

[2] نظم درر السمطین ص ۱۷۸ ۔

منزل تم سب پر سلام ۔ تم پر درود ہو۔ اے میری لخت جگر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام افراد بشر میں تمہارے بابا جان ؐ کو اپنی نبوت کے لئے منتخب فرمایا۔ اور میرے بعد تمہارے شوہر کو میرا بھائی اور وصی قرار دیا۔ پھر تیسری مرتبہ نگاہ انتخاب قدرت نے تمہاری والدہ خدیجہ کبری کو تمام عالم کی عورتوں کی خاتون اور سیدہ قرار دیا۔ پھر نظر انتخاب الٰہی نے تمہارے فرزندوں حسن اور حسین (ع) کو انتخاب کیا اور انھیں جوانان جنت کا سردار قرار دیا۔

اور اس وقت عرش کہے گا اے میرے پروردگار اپنے نبی ؐکے فرزندوں اور اپنے وصی (ع) کے بیٹوں کے وسیلہ سے مجھ کو آراستہ کردے۔ اور سجادے مجھکو۔ کیونکہ قیامت کے روز وہ سب سے پہلی صف میں ہوں گے اور وہ عرش اعظم پر مسند نشین ہوں گے۔ (حدیث)۔ ؎۱

حضرت امام علی بن موسی الرضا (ع) مجھ سے میرے والد ماجد امام موسی بن جعفر (ع) نے بیان کیا ان سے ان کے والد امام جعفر بن محمد (ع) نے فرمایا۔ ان سے ان کے والد محمد بن علی (ع) نے فرمایا۔ اور ان سے انکے والد علی بن الحسین (ع) نے فرمایا ان سے ان کے والد حسین بن علی (ع) نے فرمایا ان سے ان کے والد علی بن ابی طالب (ع) نے فرمایا۔

حضرت رسول خدا ؐ نے حسن اور حسین (ع) کے ہاتھوں کو

؎۱ مقتل الخوارزمی ص ٦٧ ۔ طبع قم ۔

تھاما اور فرمایا :

"من احبني واحب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي يوم القيامة ۔"

جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں فرزندوں سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کے بابا جان اور مادر گرامی سے محبت کرتا ہے۔ وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے ہی ہم درجہ ہوگا۔ ؎۱

خطیب اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں :

ابو عبد الرحمن بن عبد اللہ نے بیان کیا :

"جب نصر بن علی نے اس حدیث کو بیان کیا تو متوکل لعین نے حکم دیا کہ ان کے ایک ہزار کوڑے مارے جائیں۔

جعفر بن عبد الواحد نے فریاد کی ارے کیا کرتے ہو۔ یہ شخص اہل سنت سے ہے۔ اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ خبردار یہ شخص اہل سنت سے ہے یہاں تک کہ ان پر کوڑے برسانا بند کرالیا۔ اور وہ اچھے ثروت مند تھے۔

خطیب کہتے ہیں۔ متوکل نے انھیں رافضی سمجھ کر کوڑے مارے جانے کا حکم دیا تھا اور جب اس کو یقین ہوگیا کہ نصر بن علی شیعہ نہیں ہے تو پھر اپنا حکم واپس لے لیا۔ ؎۲

حمید بن صالح جعفر بن محمد (ع) کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ

؎۱ مقتل الخوارزمی ص ٥٢ ۔

؎۲ تاریخ بغداد ج ١٣ ص ٢٨٨ ۔

سے میرے والد نے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی (ع) سے بیان
کیا ہے۔ فرمایا :

حضرت رسول خدا صؐ نے ارشاد فرمایا :

" فاطمة بهجة قلبي وابناها ثمرة قوادي، وبعلها
نور بصري والائمة من ولدها أمناء ربّي وحبله الممد
ودينه وبين خلقه. من اعتصم به نجاء ومن تخلف
عنه هوى " ۔ لـه

" فاطمہ میرے دل کا سرور اور ان کے فرزند میرے میوئے دل
ان کے شوہر میری آنکھوں کا نور اور ان کے بیٹوں میں آئمہ معصومین
(ع) میرے پروردگار کے امین ہیں۔ اللہ کی ریسمان دراز ہیں اللہ
اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہیں جس نے اس
ریسمان الٰہی سے تمسک کیا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اس سے انحراف
اور سرپیچی کی وہ ہلاک ہو گیا۔

لـه فرائد السمطین ج ٢ ص ٦٦ ۔

" حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام نے فرمایا: مجھ
سے میرے بابا جان امام موسی بن جعفرؑ نے فرمایا۔ ان سے ان
کے والد ماجد حضرت جعفر بن محمدؑ نے اور محمد بن علیؑ نے فرمایا۔ ان
سے ان کے والد ماجد علی بن الحسینؑ نے اور ان سے ان کے والد
ماجد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا۔ اور ان سے آنحضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ محشر میں آئے گی
تو اس کے سرانور پر کرامت کا تاج ہو گا۔ اس کی خلقت کی
خمیر میں چشمۂ حیات کا پانی ہو گا۔ تمام خلقت اس کی طرف متوجہ
ہو گی اور سب تعجب سے اس کی طرف دیکھیں گے۔ پھر میری
بیٹی کو جنت کے لباس سے ملبوس کیا جائے گا اور اس کے حُلّوں
پر سبز خط سے لکھا ہو گا: آنحضرت محمدؐ کی صاحبزادی کی جنت میں
سواری آرہی ہے۔ ان کا بے حد اکرام و احترام کیا جائے گا اور
وہ بہترین منظر ہو گا۔ اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گی۔
کہ جس طرح دلہن اپنے گھر آتی ہے۔ سات ہزار جنت کی حوریں
ان کی خدمت میں ہوں گی۔" لـه

حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے
والد ماجد امام موسی بن جعفرؑ نے فرمایا۔ اور ان سے جعفر بن محمدؑ
نے فرمایا اور ان سے ان کے والد ماجد محمد بن علیؑ نے فرمایا اور
ان سے ان کے والد ماجد علی بن الحسین نے فرمایا اور ان سے

لـه فرایدالسمطین ج ٢ ص ٦٦

ان کے والد ماجد حسین بن علیؑ نے فرمایا اور ان سے ان کے والد ماجد امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا: اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"ان اللہ عزوجل لیغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضاها"

بیشک اللہ تعالیٰ اس شخص پر غضب ناک ہوتا ہے کہ جس پر فاطمہ زہراؑ غضب ناک ہوں۔

"اور خداوند تعالیٰ اس شخص سے خوشنود ہوتا ہے کہ فاطمہ زہراء جس شخص سے خوشنود ہوں" [1]

اور یہ حدیث بھی حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے ہے: فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت امام موسیٰ بن جعفر میرے پدر نامدارؑ نے اور ان سے حدیث بیان کی ان کے والد ماجد جعفر بن محمد نے اور ان سے ان کے والد ماجد محمد بن علیؑ نے فرمایا اور ان سے ان کے والد ماجد علی بن الحسین نے فرمایا اور ان سے ان کے والد ماجد حسین بن علی نے فرمایا اور ان سے ان کے والد ماجد امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ نے بیان فرمایا:

"انما سمیت ابنتی فاطمہ لان اللہ فطمها وفطم من احبها من النار" [2]

---

[1] فرائد السمطین ص۶۴

[2] ایضاً ص۵۸

میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور اس کے شیعوں اور دوستوں کو دوزخ کی آگ سے دور رکھا ہے۔ [1]

یحیٰی بن العلا جعفر بن محمدؐ سے اور وہ اپنے والد ماجد سے بیان کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے بیان کیا ہے۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر فرزند کی ماں والی ہے۔ جو اپنے فرزند کی پرورش کر کے اس کو پروان چڑھاتی ہے۔ اور میں نے اپنی بیٹی کو خود پرورش کیا اور اس کو پروان چڑھایا۔

احمد بن محمد بن مہران الرازی کہتے ہیں:

ہم سے ہمارے مولا حسن عسکریؑ بن علی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے علی بن محمدؑ نے فرمایا۔ ان سے ان کے والد ماجدؑ نے فرمایا۔ ان سے ان کے والد ماجد علی ابن موسیٰ الرضاؑ نے بیان فرمایا۔ ان سے ان کے والد ماجد جعفر بن محمد نے ان سے ان کے والد ماجد محمد بن علی اور انہوں نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کی زبانی فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا کو خلق کیا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم سے اچھا اور خوبصورت کون ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم کو سب سے زیادہ حسین وجمیل اور خوبصورت خلق کیا ہے۔

---

[1] مستدرک الحاکم ج ۳

حضرت حوار حور کی صورت تھیں اور انہوں نے اپنی جیسی خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی تھی اللہ نے انھیں ایک نورانی پیکر دکھایا کہ جس کے چہرہ سے نورانی شعاعیں پھوٹتی تھیں اور دیکھنے والوں کی آنکھیں اس نور کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی تھیں۔ گویا کہ آنکھوں کا نور ہی رخصت ہو جائے۔ اب آدم اور حوار نے کہا پروردگار یہ کون ہستی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ فاطمہ زہراؑ کی صورت ہے یہ تمہاری اولاد میں سیدہ نساء عالمینؑ ہیں۔ دونوں نے عرض کیا معبود ان کے سر پر یہ تاج کیسا ہے؟ فرمایا وہ ان کے شوہر علیؑ کا نور ہے۔

عرض کیا اور وہ نورانی گوشوارے کیا ہیں۔ فرمایا وہ ان کے فرزند حسن اور حسینؑ کا نور ہے۔

یہ میرے علمی خزانہ میں موجود تھے۔ اور تمہاری خلقت سے دو ہزار سال قبل میں نے ان نورانی ہستیوں کو خلق کیا ہے۔[1]

---

[1] لسان المیزان ج ۲ ص ۳۴۶ ۔ طبع بیروت

فصل (۶)

حضرت فاطمہ زہرا (ع)

کے

مناقب

شیعہ

طریقہ

سے

زید بن موسی نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی ہے ابو موسی نے اور انہوں نے اپنے والد جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد محمد سے اور انہوں نے اپنے چچا زید بن علی سے اور انہوں نے حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے۔ انہوں نے سکینہ اور زینب بنت علی سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام سے: یہ کہ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ فاطمة خُلِقَت حوريةً فی صورة انسية، واِنَّ بنات الانبياء لا يحضن." ۱؎

"بیشک فاطمہ زہراءؑ کی خلقت حور کی ہے اور انسانی صورت میں نور خدا کا جلوہ ہے اور انبیاء کی بیٹیاں ہمیشہ پاک ہوتی ہیں۔ اور پاک رہتی ہیں۔"

۱؎ دلائل الامامۃ ابوجعفر طبری۔ طبع نجف ـــ ص ۵۲

زید بن علی۔ اپنے والد ماجد سے اور وہ زینب بنت علی علیہما السلام سے بیان کرتے ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ مجھ سے اسماء بنت عمیس نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اسماء نے کہا: مجھ سے حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: فاطمہ زہراء کے یہاں فرزندوں کی ولادت ہوئی اور وہ ہر طرح طاہرہ اور پاکیزہ رہیں۔ اور ہم نے سوال کیا اے خدا کے رسولؐ جب فاطمہ زہرا کے یہاں ولادت ہوتی ہے تو وہ پاک ہوتی ہیں اور ہم کسی طرح کی نجاست نہیں دیکھتے۔ حضور سرور دو عالمؐ نے فرمایا:

"انّ فاطمة خلقت حورية انسية" ۱؎

حضرت فاطمہؑ کو حور خلق کیا گیا اور ان کی صورت میں ان کا جلوہ ہے۔

جعفر بن محمد نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے اور انہوں نے فاطمہ صغری بنت الحسین سے اور انہوں نے امام حسینؑ سے اور انہوں نے اپنے بھائی جناب امام حسن علیہم السلام سے بیان کیا ہے۔

"میں نے اپنی مادر گرامی کو شب جمعہ محراب عبادت میں دیکھا کہ عبادت الٰہی میں مشغول ہیں اور وہ رات بھر رکوع و سجود اور قیام ہی کی حالت میں رہیں کہ سفیدی سحر نمودار ہوگئی۔

۱؎ دلائل الامامۃ ابوجعفر طبری طبع نجف ـــ ص ۵۳

اور میں نے سنا کہ بی بی اللہ تعالیٰ سے مومنین اور مومنات کے حق میں دعائیں کر رہی ہیں اور نام لے لے کر دعا فرماتی ہیں۔ اور ان کے حق میں زیادہ سے زیادہ دعا کرتی ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے اپنے واسطے کوئی دعا نہیں کی: میں نے عرض کیا اے مادر گرامی آپ اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتیں۔ جس طرح آپ دوسرے لوگوں کے حق میں دعا فرماتی ہیں۔

مادر گرامیؑ نے فرمایا:

"یا بنی الجار ثم الدار" [1]

"نور نظر پہلے ہمسایہ کا گھر پھر اپنا گھر"

حضرت علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی حضرت امیرالمومنین علی علیہم السلام کی زبانی بیان کرتے ہیں:

حضرت رسولؐ نے جب حضرت فاطمہ زہراؑ کے ساتھ شادی کر دی تو حضرت علی سے فرمایا:

"بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور تمہاری شادی کے بارے میں میری فکر کو اس نے ہلکا کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ یعنی کیا؟

حضور سرور دو عالمؐ نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ میرے پاس جنت سے ایک گلدستہ لے کر آئے تھے۔ اور اس میں جنت کے پھول تھے۔ میں نے انہیں لیا اور سونگھا اور جبرئیلؑ سے

[1] دلائل الامامۃ ابوجعفر طبری طبع نجف ـــــ ص۵۶

دریافت کیا کہ ان کی حقیقت یا شان کیا ہے؟

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ملائکہ اور جنت میں رہنے والوں کو حکم دیا کہ جنت کے باغات و نہروں، قصروں و ایوانوں۔ مکانات۔ منزلوں۔ غرفوں۔ حجروں۔ کو آراستہ کریں۔ اور حورالعین کو حکم دیا کہ وہ "حمعسق" و "یس" کو پڑھیں۔ اور منادی نے ندا دی اور کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے فاطمہ بنت محمدؐ کی شادی علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ کی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کو مامور کیا کہ وہ اہل جنت پر یاقوت و مروارید۔ مرجان اور موتیوں کی بارش کرے اور گلوں اور پھولوں کی بہار آگئی۔ طرح طرح کے پھول کھل اٹھے۔ یہ پھول اور گلدستہ انہیں پھولوں سے ہیں کہ جو ملائکہ کو اس موقع پر ملے ہیں۔ [1]

ابوالحسن علی بن موسی الرضا اپنے والد ماجد سے وہ اپنے آباءؑ سے اور وہ حضرت علیؑ کی زبان سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: اے علی حضرت فاطمہؓ کی شادی کے بارے میں قریش کے لوگوں نے آ کر مجھ سے شکایت کی ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ فاطمہ زہرا کی شادی کر دی اور ان کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ ان کے پیوند کو تو ٹھکرا دیا اور علیؓ کے ساتھ وہ رشتہ کر دیا۔

[1] دلائل الامامۃ ابوجعفر طبع نجف ـــــ ص۱۹۔۲۰

اس دستہ میں رسول اکرمؐ کی رسالت میں بار بار شک کرنے
والا شیطان پیش پیش تھا۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ خدا کی قسم
میں نے نہ تمہیں منع کیا اور نہ ہی علیؑ کے ساتھ شادی کی ہے
بلکہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں منع کیا ہے اور اسی نے علیؑ کے ساتھ
وہ رشتہ کیا ہے۔ اسی وقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور
فرمایا: اے محمدؐ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

"لو لم اخلق علیاً لما کان لفاطمۃ ابنتک کفو علی وجہ الارض
آدم فمن دونہ" [1]

اے ہمارے رسول! محمدؐ اگر علیؑ کو میں خلق نہ کرتا تو تمہاری
بیٹی فاطمہ کا روئے زمین پر کوئی کفو اور ہمسر نہیں تھا۔ آدمؑ کے
فرزندوں میں کوئی اس لائق نہیں تھا۔

احمد بن محمد البزنطی۔ علی بن جعفر کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ میں
نے حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ کی زبانی سنا ہے۔ حضرتؑ نے
فرمایا: حضرت رسولؐ خدا تشریف فرما تھے کہ ایک فرشتہ حضرتؐ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے چوبیس چہرے تھے۔ حضورؐ
سرور دو عالمؐ نے فرمایا اے میرے حبیب جبرئیلؑ میں نے اس
سے قبل تمہیں اس صورت میں کبھی نہیں دیکھا۔؟ فرشتہ نے کہا
میں جبرئیلؑ نہیں ہوں۔ میں محمود ہوں۔ مجھ کو اللہ تعالےٰ نے اس
لیے بھیجا ہے کہ نور کا رشتہ نور کے ساتھ منعقد کروں۔ میں نے

[1] بحار ج ۴۳ ـــــ صـــ ۹۲

کہا کہ کس کا رشتہ کس کے ساتھ؟ فرشتہ نے کہا کہ فاطمہؑ کا رشتہ
علیؓ کے ساتھ۔

حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ جب فرشتہ نے دوسری طرف کو رُخ
کیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے کاندھے پر مکتوب ہے: "محمد
رسول اللہ وعلی وصیۃ" محمدؐ اللہ کے پیغمبر ہیں اور علی پیغمبر کے
وصی اور جانشین ہیں۔

حضرت رسولؐ خدا نے دریافت فرمایا: تمہارے کاندھے پر
یہ کب سے لکھا ہے؟ فرشتہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جب
آدمؑ کو خلق کیا تھا اس سے دو سو بیس ہزار سال پہلے سے یہ
کلمہ مبارکہ میرے کاندھے پر کندہ ہے!" [1]

حضرت علی بن موسی الرضاؑ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے
والد موسی بن جعفرؑ نے حدیث بیان فرمائی۔

ان سے ان کے والد جعفر بن محمدؑ نے بیان کیا۔

ان سے ان کے والد محمد بن علیؑ نے بیان کیا۔

ان سے ان کے والد علی بن الحسینؑ نے بیان کیا۔

ان سے ان کے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا۔

ان سے ان کے والد حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ نے
بیان فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا "ما زوجت فاطمۃ
الا لما امرنی اللہ بتزویجھا" میں نے اسی وقت فاطمہ زہرا کی

[1] دلائل الامامۃ ـــــ صـــ ۱۹

شادی کی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے مجھ کو امر کیا۔ کہ اب فاطمہ کی شادی کر دیجئے" ۔ لے

حضرت علی بن موسیٰ اپنی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں:

کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

"اے علی تمہیں تین چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ جو مجھ کو عطا نہیں ہوئیں۔

حضرت علیؑ نے کہا اے خدا کے رسولؐ وہ کیا ہیں۔ فرمایا:

تم اے علی سید الانبیاء اور افضل المرسلینؐ کے داماد ہو۔

تمہاری زوجہ فاطمہ زہراؑ ہے اور تمہیں حسن اور حسینؑ عطا کئے گئے۔

ان تین چیزوں میں تمہارا کوئی مثل ونظیر نہیں ہے۔ ٢ے

ابو جعفر طبری اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام رضاؑ نے اپنے آباء کے سلسلہ کی اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا کہ میرے باباجانؐ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ حضور اکرمؐ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

حسنؑ نے کہا کہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور حسینؑ نے کہا۔ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

لے مسند امام الرضا" العطاردی القوچانی" ج ١ ص ١٤٣

٢ے ایضاً " " "

اور رسولؐ خدا تشریف لے آئے اور فرمایا: میرے بچو! تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔

حضرت رسولؐ خدا نے فاطمہ زہراؑ کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور دہن کے بوسے لئے۔ اور مجھ کو اپنے گلے سے لگایا اور پیشانی کا بوسہ لیا اور حسن کو اپنے دائیں زانو پر بٹھایا اور حسینؑ کو اپنے بائیں زانو پر بٹھایا اور دونوں فرزندوں کو چوما، پیار کیا۔ اور فرمایا:

" أنتم اولى بي في الدنيا والآخرة" والى الله من والا كم، وعادى من عادا كم أنتم مني وانا منكم والذي نفسي بيده لا يتولاكم عبد في الدنيا الا كان الله عزوجل وليه في الدنيا والآخرة" لے

تم سب لوگ ہی مجھ کو پیارے ہو۔ میرے محبوب ہو۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اللہ دوست رکھتا ہے انھیں کہ جو تم سے محبت کرتے ہیں اور تمہاری ہی ولادت کا دم بھرتے ہیں۔

اور خدا دشمن ہے اس گروہ کا کہ جو تمہارا دشمن ہے تم سب مجھ سے ہو۔ اور میں تم سے ہوں۔ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جو بندہ تم حضرات سے محبت کرے گا۔ اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں دوست اور ولی ہوگا۔

لے مسند امام الرضاؑ عطاردی قوچانی ج ١ ص ١٤٣

حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ اپنے آبائؑ کی اسناد کے سلسلہ سے بیان کرتے ہیں۔

علی بن الحسینؑ کہتے ہیں: حضرت پیغمبرؐ خدا نے حضرت علی و حسن اور حسینؑ کو اپنا اوصیار قرار دیا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"یاایہاالذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم"

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو۔ رسولؐ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور صاحب الامرؑ کی اطاعت کرو۔"

حضور سرور دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا: علی اور فاطمہ کی نسل میں امامت رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ [۱]

ابن خالویہ اپنی کتاب "الآل" میں بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو عبداللہ الکنبلی نے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن احمد بن قضاعہ نے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو معاذ عبدان بن محمد نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے میرے مولا ابو محمد حسن بن علی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے اپنے والد علی بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے۔ انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ الرضاؑ اور انہوں نے اپنے اسناد کے سلسلہ کو اپنے آبائؑ سے بیان کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ

---

[۱] آیت سورہ نساء ۵۹ - کتاب مسند امام رضا ——— ص ۱۰۸

نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

"اللہ تعالےٰ نے جب حضرت آدمؑ اور حوار کو خلق کیا تو حضرت آدمؑ نے جنت میں حضرت حوار سے کہا: اللہ تعالےٰ نے ہم سے بڑھ کر اپنی مخلوقات میں کسی کو حسین وجمیل خلق نہیں کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جبرئیلؑ پر وحی کی۔ اور فرمایا میرے بندوں کی فردوس بریں میں زیارت کو جاؤ۔ جبرئیلؑ فردوس بریں میں داخل ہوئے اور وہاں جنت میں نورانی خیمہ میں ایک جاریہ نظر آئی۔ اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور ان کے کانوں میں نور ہی کے دو [illegible] ہیں۔ اس کے چہرے کے نور سے جنت کے باغات میں روشنی پھیل رہی ہے۔

آدمؑ نے کہا: اے میرے حبیب جبرئیلؑ یہ جاریہ کون ہے؟ جس کے چہرہ کے نور سے جنت میں روشنی پھیل گئی ہے۔

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: اے آدمؑ یہ فاطمہ بنت محمدؐ ہیں۔ اور تمہاری اولاد میں ہیں۔ خاتم الانبیارؑ اور آخری پیغمبرؐ ہوں گے۔

آدمؑ نے کہا۔ وہ ان کے سر پر نور کا تاج کیا ہے؟ فرمایا وہ ان کے شوہر علی بن ابی طالبؑ کا نور ہے۔

آدمؑ نے کہا: ان کے کانوں میں وہ نورانی گوشوارے کیا ہیں؟ فرمایا وہ ان کے فرزندوں۔ حسن اور حسین کا نور ہے۔

آدمؑ نے سوال کیا اے میرے حبیب جبرئیلؑ کیا یہ حضرات مجھ سے بھی پہلے خلق ہو چکے ہیں؟

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: اللہ کے خزانہ علمی میں تمہاری خلقت سے چار ہزار سال قبل یہ حضرات خلق ہو چکے ہیں۔ [۱]

۱ے کشف الغمہ ج ۱ ———— ص ۴۵۶

فصل (۷)

حضرت فاطمہ زہراءؑ

تمام

خلائق

ملائک

حتی

انبیاء

اور

مرسلین

سے

بھی

افضل

ہیں